REGD No. L-5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ

۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۶ تبوک ۱۳۳۸ ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت بہت ناساز رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۵ ستمبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت شدید اعصابی بے چینی کے باعث بہت خراب رہی۔ اس کے علاوہ کئی بار اسہال کی تکلیف ہوئی جس سے عام ضعف کی شکایت بھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت نہائت التزام اور گریہ وزاری کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں تا وہ قادر و شافی خدا اپنی خاص قدرت سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
بوقت ۹½ بجے صبح، ربوہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۹ء

گندم کے نرخوں میں اضافہ کا اعلان

لاہور ۲۵ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے شہری علاقوں میں گندم اور آٹے کے نرخوں میں اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ نئے نرخ ۲۶ ستمبر سے نافذ ہوں گے۔ سرکاری اعلان کے مطابق گندم اور آٹے کی تھوک قیمتیں علی الترتیب تیرہ روپے اور تیرہ روپے چھ آنے من ہونگی۔ ان قیمتوں میں بوری کی قیمت بھی شامل ہوگی۔ ڈپو ہولڈروں کو آٹے اور گندم پر ہمیشہ دو آنے من کے حساب سے منافعہ دیا جاتا رہا ہے۔ بوریاں اس منافعہ سے علاوہ دی جاتی ہیں۔

سرکاری اعلان کے مطابق گندم اور آٹے کے پرچون نرخ علی الترتیب تیرہ روپے ۲ آنے اور تیرہ روپے آٹھ آنے من ہونگے۔

نہری تنازعہ پر بین الاقوامی معاہدہ

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق نہری تنازعہ پر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان بین الاقوامی معاہدے پر اگلے سال مارچ اور جون کے درمیان دستخط ہو جائیں گے۔

دریں اثناء دہلی کے اخبار سٹیٹسمین نے بھارتی ماہرین کے حوالہ سے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ اگر بھارتی حکومت کی منظور کردہ تجاویز کے مطابق پاکستان کو مغربی دریاؤں جہلم۔ چناب اور سندھ کا پانی بلا شرکت غیرے استعمال کرنے کا حق دے دیا گیا تو پانی کے نئے بھارتی مقبوضہ کشمیر کی ضروریات پوری نہیں ہو سکیں گی۔ لہذا اس مسئلہ پر اختلاف بھارت اور پاکستان کے درمیان مفاہمت کی راہ میں بڑی رکاوٹ ثابت ہوگا۔

عالمی بینک سے قرضہ کیلئے بات چیت

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مسٹر ایس۔ اے سہروردی چیئرمین ریلوے بورڈ اور مسٹر مشتاق احمد فنانس کمشنر ریلویز ۲۹ ستمبر کو واشنگٹن جا رہے ہیں۔ جہاں وہ عالمی بینک سے قرضے کے حصول کے لئے بات چیت کریں گے۔ ریلوے بورڈ میں فراہمی اور ترقی کے جائنٹ ڈائریکٹر مسٹر ایم۔ اے ڈبلیو صدیقی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ یہ قرضہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے تحت ریلوے کے ترقیاتی پروگرام کے پہلے مرحلہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ پاکستان ریلویز نے پہلے بھی عالمی بینک سے دو قرضے حاصل کئے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں ایک کروڑ ستر لاکھ ڈالر اور پھر ۱۹۵۷ء میں تین کروڑ دس لاکھ ڈالر کا قرضہ حاصل کیا گیا تھا۔ ان قرضوں کو ڈبے اور ریلوے کا دوسرا سامان خریدنے کے لئے کام میں لایا جائے گا۔

انقلاب کی پہلی سالگرہ

کراچی ۲۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انقلاب کی پہلی سالگرہ ۲۷ اکتوبر کو منائی جائے گی۔ اس دن سارے ملک میں عام تعطیل ہوگی۔ قومی جھنڈے لہرائے جائیں گے۔ اور سکول کے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے گی۔ پمفلٹوں کے ذریعہ قوم کو بتایا جائے گا۔ کہ انقلابی حکومت نے گزشتہ اکتوبر سے اس وقت تک کیا کچھ کیا ہے۔ تمام صدر مملکت قوم کے نام ایک تقریر نشر کریں گے۔ اس سے پیشتر صدر جنرل ایوب خان

مغربی جرمنی میں بھرتی

بون ۲۵ ستمبر۔ ایک اعلان کے مطابق مغربی جرمنی کے وزیر دفاع مسٹر فرانز جوزف سٹراس اس سال کے اواخر سے قبل جبری بھرتی کے تحت مزید تیس ہزار افراد اور قریباً چھ ہزار نئے رضاکار بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مغربی جرمنی میں اس وقت سپاہیوں کی کل تعداد دو لاکھ بیس ہزار ہے۔

ہوں گے اور لیسنڈی میں ان لوگوں کو امتیازی خدمت کے تمغے عطا کریں گے۔ جنہوں نے اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ ریڈیو پاکستان اس دن فیچر پروگرام نشر کرے گا۔

صدر ۱۲ اکتوبر کو لائل پور آئیں گے

لائل پور ۲۵ ستمبر۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان ۱۲ اکتوبر کو گیارہ بجے صبح بذریعہ طیارہ لائل پور پہنچ رہے ہیں۔ جہاں آپ ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اور ایک جلسہ عام سے بھی خطاب کریں گے۔ صدر ایوب رسالہ وال کے ہوائی اڈہ سے سیدھے لاہور شیخوپورہ روڈ پر ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ جائیں گے۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں صنعتکاروں، تاجروں، مزدوروں اور مزارعین کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔ ساڑھے تین بجے دوپہر صدر مملکت دھوبی گھاٹ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

ستائیس سو سال پہلے کے انسانی ڈھانچے

لندن ۲۵ ستمبر۔ ویلز میں فلنٹ شائر کے مقام پر ایک سکول کے میدان میں فٹ بال کے پول گاڑتے وقت زمین کے نیچے سے ۲ ہزار سات سو سال پرانے انسانی ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ڈھانچے فوجی سپاہیوں کے ہیں۔ اور ۷۹۶ قبل از مسیح کے اس وقت سے تعلق رکھتے ہیں جب ویلز اور انگلستان کی فوجوں میں جنگ ہوئی تھی۔ یہ دونوں ڈھانچے چھ چھ فٹ سے زیادہ لمبے ہیں۔ جس جنگ میں ان اشخاص کے کام آنے کا یقین کیا جاتا ہے۔ اس میں انگلستان نے ویلز کے قلعہ پر قبضہ کر لیا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

انبیاء علیہم السّلام کے معجزات

الغرض انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو اس طرح ثابت کرنا کہ یہ قوانین قدرت کے مطابق ہیں اور موجودہ سائنسدانوں نے جو سائنس کے کارنامے دکھائے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات قوانین قدرت کے مطابق ہیں اس سے معجزات کا نہ تو کوئی فائدہ ہے اور نہ ان معجزات سے یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے یا ایسی کوئی قادر مطلق ہستی ہے۔ جو اپنے انبیا علیہم السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایسے محیر العقول واقعات ظاہر کر سکتی ہے۔ ایسے ثبوت سے آج کی ترقی یافتہ مغربیت ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کا الٹا اثر ہونا لازمی ہے اور اس طرح ان لوگوں کی تائید ہوتی ہے جو معجزات کی حقیقت قوانین قدرت اور مادی وغیرہ اسباب میں تلاش کرتے ہیں

یہ درست ہے کہ معجزات قوانین قدرت ہی کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن معجزات کا فائدہ اس بات میں نہیں ہے کہ وہ قوانین قدرت کے مطابق ظہور پذیر ہوتے۔ خواہ وہ قوانین انسان کی نگاہ سے پوشیدہ ہی کیوں نہ ہو بلکہ معجزات کا فائدہ اسبات میں ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ وہ اذن الٰہی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم آج کے انسان کے سامنے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ "اذن الٰہی سے محیر العقول واقعات ظہور پذیر ہو سکتے ہیں تو گذشتہ زمانہ کے معجزات کا بھی ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ملحدین مادہ پرست معترضین کہہ سکتے ہیں کہ یہ محض افسانے ہیں یا نبی اللہ کو کوئی علم آتا تھا۔ جس سے اس نے اذن الٰہی سے نہیں بلکہ اپنی شعبدہ بازی سے یہ شعبدے دکھائے ہوں گے۔

آج صرف جماعت احمدیہ کا ہی علیٰ وجہ البصیرت یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حی وقیوم ہے اور وہ ایسے محیر العقول معجزات آج بھی دکھا سکتا ہے۔ دکھا سکتا ہے نہیں بلکہ دکھا رہا ہے۔ اگر انسان غور کرے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے یہ نشانات دیکھ سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جب یہ نشانات مثلاً ملک نصر اللہ خانصاحب عزیز ہی کے سامنے آتے ہیں تو خود وہ بھی "اذن الٰہی" کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس زمانہ کے مادہ پرستوں کی طرح اس کی تعبیریں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ ہم آئندہ دکھائیں گے۔

پیشگوئیاں بھی انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہی میں داخل ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں کئی ایک پیشگوئیوں کا ذکر آتا ہے جو صحابہ کرام کے سامنے ہی پوری ہو گئیں اور کئی ایک پیشگوئیاں ایسی ہیں جو ان کے بعد پوری ہوئیں۔ اور ابھی ایسی بھی ہیں جو ہمارے زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں یا آئندہ پوری ہوں گی۔ مثال کے طور پر ہم یہاں قرآن مجید کی صرف ایک پیشگوئی پیش کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ہی پوری ہو گئی تھی۔ اور وہ پیشگوئی سورۃ روم کے آغاز میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔

الٓمٓ۔ غلبت الروم۔ فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ فی بضع سنین۔ للہ الامر من قبل ومن بعد۔ ویومئذٍ یفرح المومنون۔ بنصر اللہ۔ ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم۔

اس پیشگوئی میں بضع سنین کا لفظ ایسا ہے جس سے بعض لوگوں کو یہ غلطی لگی تھی کہ یہ پیشگوئی تین سال میں پوری ہوگی۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ بضع کے لفظ کا اطلاق تین سے نو تک کے اعداد پر ہوتا ہے۔ یہ بات اس پیشگوئی کی شہرت اور اس کی طرف خاص توجہ کی وجہ بنی تھی۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پیشگوئی کے بعض پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ان میں اخفا رکھ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب تین سال کے بعد روم کی فتح کا واقع نہ ہوا تو کفار نے شور مچانا شروع کر دیا کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن جب بضع کے صحیح معنی کی طرف توجہ دلائی گئی تو یہ شور بند ہوا۔ فی الآخر نو سال کے اندر اندر یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اور مسلمانوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان بنی۔

اس پیشگوئی کا معجزانہ پہلو یہ ہے کہ مخبر صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی تھی۔ اور یہ معجزہ اذن الٰہی سے ظہور پذیر ہوا تھا۔ اب جو لوگ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے اور الہام و وحی کے منکر ہیں اور جو دشمنان اسلام ہیں وہ اس پیشگوئی اور اس کے پورا ہونے کی توجیہہ اور تعبیر دنیاوی اسباب سے کرتے ہیں۔ بعض اسکو آنحضرت صلعم کی سیاسی بصیرت پر محمول کرتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ ایک تُک تھی جو اتفاقاً ظہور پذیر ہو گئی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ایک سچے مسلمان کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعہ یہ خبر دی تھی۔ اور آپ نے وہی الفاظ جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتائے تھے۔ دنیا کے سامنے رکھدئے ہیں۔ آنحضرت صلعم کی بشری سیاسی بصیرت کا اس میں دخل نہیں تھا۔ اور نہ یہ نجومیوں کی طرح کی تُک یا ٹیوہ تھا جو اتفاقاً پورا ہو گیا۔ ایک سچے مسلمان کا یہی ایمان ہے۔ اور یہ درست ہے۔ لیکن آج نہ صرف غیر بلکہ اپنے بھی بہت سے ایسے ہیں۔ جو مادہ پرستی کے زیر اثر اس معجزہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور وہ اس کی وہی تعبیریں کرتے ہیں۔ جس کا ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز کو گلہ ہے۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ احمدیوں کا علیٰ وجہ البصیرت یہ عقیدہ ہے کہ اسلام زندہ دین ہے۔ اسلام کا خدا زندہ خدا اسلام کا رسول زندہ رسول اور اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ آج بھی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے اندر ایسے انسان پیدا کرتا ہے جو اس کے اذن سے ایسے محیر العقول کارنامے دکھا سکتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو زندہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو زندہ رسول اور قرآن کریم کو زندہ کتاب ثابت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہر زمانہ میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور دنیا ان کے محیر العقول کاموں سے فیضیاب ہوتی رہی ہے۔ ہمارے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر ایسے محیر العقول کارنامے دکھائے ہیں۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایسی پیشگوئیاں فرمائی ہیں جو ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئی ہیں۔ اس طرح تمام احمدی علیٰ وجہ البصیرت یہ ایمان رکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے جن معجزات کا ذکر الٰہی صحیفوں میں آتا ہے۔ وہ حق ہیں۔ اسی طرح ہم کو ان پر حق الیقین حاصل ہے۔ جو اور کسی کو حاصل نہیں۔ اس طرح آج صرف جماعت احمدیہ ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا زندہ ثبوت پیش کر سکتی ہے کہ وہ محیر العقول کارنامے اذن الٰہی سے ہوتے ہیں نہ کہ کسی شعبدہ باز اور صنعت کاری سے۔ یا سیاسی یا اور کسی قسم کی علمی بصیرت سے۔ (باقی)

پابندی

انقلابی حکومت کے ایلکٹیڈ باڈیز ڈسکوالیفکیشن آرڈر کے متعلق بعض اخباری حلقوں نے اظہار خیال کیا ہے کہ چونکہ بعض سیاسی اشخاص کسی سابقہ حکومت کے سیاسی حسد و رقابت کا شکار ہوئے ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ اس آرڈر پر اندھا دھند عمل نہ کیا جائے اور ایسے لوگوں کو جو واقعی سابقہ حکومتوں کی استبداد کا شکار ہوئے ہوں۔ اس آرڈر سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

یہ خیال ایک حد تک ضرور قابل توجہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کئی ایک سیاسی اشخاص واقعی سابقہ حکومتوں کے زیر عتاب محض اس لئے آئے ہوں کہ ان کو ان حکومتوں سے سیاسی اختلافات تھے اور ان حکومتوں نے اپنے حریفوں کو دبانے اور نقصان پہنچانے کے لئے ایسا کیا ہے یہ درست ہے۔ مگر ہمارے خیال میں نہ صرف موجودہ حکومت کے لئے سرسری طور پر حقیقت حال معلوم کرنا دقت طلب ہے کیونکہ ہر ایسا شخص اس قسم کا عذر پیش کر سکتا ہے۔ جس کی صحت کا علم لمبی چوڑی تحقیقات سے ہی ہو سکتا ہے۔ بلکہ ایسی تحقیقات کے لئے بہت زیادہ وقت کی بھی ضرورت ہے۔ جس سے انتخابات کا غیر متعین وقت تک ملتوی ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔

سابقہ حکومتوں میں جو برائیاں ہوں سو ہوں۔ لیکن موجودہ حکومت کے نظم ونسق کے لحاظ سے یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ جو کچھ ان حکومتوں نے اسبارہ میں کیا ہے۔ اس پر یکدم خط تنسیخ پھیر کر از سر ان مسائل کی تحقیقات شروع کر دے۔ جو اس نے سرانجام دئے ہیں اگر ایسا ہونے لگے کہ ہر حکومت پہلی حکومت کے ہر فعل از سر نو تحقیقات کی کھٹائی میں ڈالے تو ملک وقوم شاہراہ ترقی پر ایک قدم بھی آگے نہیں جا سکتے۔ کیونکہ ایسی حکومت کو لہو کے بیل کی طرح چکر لگا کر خود بھی ختم جلدی ہو جائیگی اس لئے پہلی حکومتوں کے ساختہ پرداختہ کو جوں کا توں تسلیم کر لینا ضروری ہے۔

جیسا کہ جنرل ایوب خاں نے اپنی ۱۰ اگست ۱۹۵۹ء کی پریس کانفرنس میں وضاحت کی ہے اس تکلیف دہ صورت حال سے جتنی جلدی ہو سکے گذر جانا ہی بہتر ہے۔ یہ آرڈر بہر حال معقول اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اس لئے اس پر مزید بحث کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انتخابات کا التوا جو اس طویل تحقیقات کی وجہ سے لازمی ہے۔ ملک وقوم کی رفتار ترقی میں ایک نامناسب رکاوٹ پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔ جس کے موجودہ ملکی حالات متحمل نہیں ہو سکتے

انقلابی حکومت کا مقصد یہ ہے کہ ملک

(باقی صفحہ ۳ پر)

چند سوال اور ان کے جواب

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۱)

سوال

کیا نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح جائز ہے؟

جواب

عام حالات میں یہ پسندیدہ نہیں۔ کہ نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح ان کے ولی باہمی رضامندی سے کردیں۔ البتہ اگر کوئی خاص ضرورت یا مجبوری ہو تو اس کی اجازت ہے۔ مثلاً لڑکی کا باپ بوڑھا ہے۔ اور اسے اپنی عمر پر بھروسہ نہیں۔ اور دوسری طرف سے ڈر ہے کہ بعد میں اس کے وارث بوجہ دشمنی لڑکی کی بدخواہی کریں گے۔ تو ایسے حالات میں باپ کو یہ اجازت ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنی نابالغ بچی کا نکاح مناسب جگہ میں کردے۔ اس قسم کی ضرورت کو شریعت نے تسلیم کیا ہے۔ اور ایسے نکاح کی متعدد مثالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے زمانہ میں ملتی ہیں۔ غرض ضرورت کے وقت نابالغ لڑکی کا نکاح ولی کی رضامندی سے جائز ہے۔ البتہ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے۔ کہ لڑکی کا رخصتانہ بالغ ہونے کے بعد کیا جائے۔

سوال

کیا ایسی نابالغ منکوحہ لڑکی بالغ ہونے پر اپنے نکاح کو رد کرسکتی ہے؟

جواب

جیسا کہ بیان ہوچکا ہے نابالغ لڑکی کا نکاح بوقت ضرورت اس کا ولی اپنی رضامندی سے کرسکتا ہے۔ وہ ولی خواہ باپ ہو یا کوئی اور۔ لیکن بالغ ہونے کے بعد لڑکی کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو رد کردے ایسی صورت میں عدالت یا قضا اس نکاح کے فسخ ہوجانے کا فیصلہ کرے گی۔ یہ نکاح خواہ باپ نے پڑھا ہو یا کسی اور نے۔ دونوں صورتوں میں واجب الفسخ ہے۔

حنفیوں کے نزدیک باپ یا دادا نے اگر نکاح پڑھایا ہو تو لڑکی کو نکاح رد کرنے کا اختیار نہیں۔ لیکن حنفیوں کی یہ رائے غلط ہے۔ کیونکہ نکاح کی صحت کے لئے تین افراد کی رضامندی ضروری ہے۔ لڑکی راضی ہو لڑکی کا ولی راضی ہو۔ جس لڑکے سے نکاح ہوا ہے وہ راضی ہو۔ مذکورہ صورت میں لڑکی کی رضامندی بوجہ اس کے نابالغ ہونے کے ممکن نہیں۔ اس لئے یہ امر اس کے بالغ ہونے تک معلق رہے گا۔ لڑکی کے بالغ ہونے پر اس کی رضامندی کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ اگر وہ راضی ہے تو فبہا ورنہ نکاح واجب الفسخ ہوگا۔ نابالغی کی حالت کا نکاح دراصل ایک طرح کی منگنی ہے۔ عام منگنی اور اس منگنی میں فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ عام صورت میں ولی منگنی کے بعد بھی نکاح کی تکمیل سے انکار کرسکتا ہے۔ لیکن اس خاص صورت میں وہ تنفیذ نکاح سے انکار نہیں کرسکتا۔ البتہ لڑکی کو دونوں صورتوں میں انکار کا حق ہے چاہے تو وہ اپنے ولی کی پسند پر راضی ہوجائے۔ اور چاہے تو اسے رد کردے۔ اور چونکہ شرعی لحاظ سے اس کی پسند یا ناپسند کا اعتبار اس کے بالغ ہونے پر ہے۔ اس لئے بالغ ہونے کے بعد اسے اپنا یہ اختیار استعمال کرنے کا حق ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے اسے جو حق دیا ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی اس سے چھینا نہیں جاسکتا۔ جب بھی وہ یہ حق استعمال کرنے کی اہل ہوگی۔ اسے اس کے استعمال کا موقعہ دیا جائے گا۔ اس کا یہ حق اس سے نہ اس کا باپ چھین سکتا ہے۔ اور نہ کوئی اور۔

اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ علیہ وسلم۔

(ابوداؤد و نیل الاوطار صفحہ ۱۲۱ مصری)

یعنے ایک کنواری لڑکی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئی۔ اور کہا حضور میرے والد نے میرا نکاح کردیا ہے۔ اور میں اسے پسند نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے چاہے تو اسے قبول کرے۔ چاہے اسے رد کردے۔ اس حدیث میں یہ کوئی تفصیل نہیں۔ کہ بڑی عمر کی لڑکی کو تو یہ حق حاصل ہے۔ اور چھوٹی عمر کی لڑکی کو نہیں۔ بلکہ اس میں عمومیت ہے۔ لڑکی خواہ بڑی عمر کی ہو یا چھوٹی عمر کی اسے بہرحال اس بات کا اختیار ہے۔ کہ اگر اس کا باپ اس کا کہیں نکاح کردے۔ تو چاہے تو وہ اس نکاح کو قبول کرلے۔ اور چاہے تو رد کردے۔ حضور کے اس واضح ارشاد سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حنفیوں کی اس بارے میں جو رائے ہے وہ درست نہیں۔ اسی طرح لڑکی کا یہ حق واضح اور صاف طور پر رضامندی کا اظہار کئے بغیر باطل نہیں ہوگا۔ اس سے ان لوگوں کا خیال بھی غلط ثابت ہوگیا۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ نارضامندگی کا اظہار بالغ ہوتے ہی فوراً کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ اگر اس نے ایک لمحہ کی بھی تاخیر کی۔ تو اس کا حق خیار بلوغ باطل ہوجائے گا۔ یہ سب خیالات لغو اور بیہودہ ہیں۔ اصل صرف اتنا ہے کہ معقول مہلت ملنے اور مناسب موقعہ ہونے کے باوجود اگر اس نے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اس کے انداز سے یہ ظاہر ہوا۔ کہ وہ اس نکاح پر راضی ہے۔ تو اس کا یہ خیار باطل ہوجائے گا۔ لیکن اگر کوئی ایسی صورت نہیں ہوئی۔ اور مناسب موقعہ آنے پر اس نے اپنی رائے کا اظہار کردیا۔ وہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی۔ تو اس صورت میں نکاح واجب الفسخ ہوگا۔

فرمودۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی یطوف علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی لا یجد غنا یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس (صحیحین)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں کے پاس بار بار جاتا ہے۔ اور اس کے جانے کا محرک کبھی ایک لقمہ ہوتا ہے یا دو لقمے۔ کبھی ایک کھجور ہوتی ہے یا دو کھجوریں۔ اصل مسکین تو وہ ہے جس کے پاس کوئی دولت نہیں کہ اس کو بے نیاز کردے۔ نہ وہ کسی کو اپنی حالت جتلاتا ہے کہ لوگ اسے صدقہ دیں۔ اور نہ ہی کھڑا ہوکر لوگوں سے مانگتا ہے۔

قرآن کریم میں جگہ جگہ مساکین کو کھانا کھلانے کا حکم ہے۔ اور قومی خرابیوں کی ایک وجہ یہ بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ لوگ غربا و مساکین کا خیال نہیں رکھتے۔ مثلاً فرماتا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیرا اور عذاب کی ایک وجہ بیان فرمائی ولا یحض علی طعام المسکین۔ اتنی تاکیدوں کے بعد یہ ضروری تھا کہ مسکین کی تعریف بھی کردی جاتی۔ ورنہ ایسے لوگ جو محض سستی اور بددیانتی کی وجہ سے اپنی روزی نہیں کماتے دوسروں کے رزق میں حصہ دار بننے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ اس حدیث میں حضور نے مسکین کی نہایت عمدہ تعریف فرمادی ہے، کہ اگر تم لوگوں سے مانگتے پھرو۔ جگہ جگہ درخواستیں دیتے پھرو کہ ہماری روٹی لنگر سے لگوادی جاوے ہمیں کپڑوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں سویٹر بنادیا جاوے۔ جی آج فلاں دفتر میں کمبل تقسیم ہو رہے ہیں۔ چلو وہاں چلکر ہم بھی درخواست دیں۔ محلہ کے پریذیڈنٹ کو مجبور کرکے سفارش کروائی جاوے۔ دن رات بس یہی خیال ہو کہ کہیں سے کوئی چیز ملتی ہو تو ہمیں پہلے مل جائے۔ اگر تمہارے خیالات اور تمہاری زندگی ایسی ہے۔ تو پھر تم قرآن والے مسکین نہیں ہو۔ جس کو دوسرے کے مال میں سے لینے کا حق ہے۔ قرآن والے مسکین تو تم تب ہی بن سکتے ہو۔ کہ فاقہ پر فاقہ گذرے۔ اور تمہارا دست سوال دراز نہ ہو۔ پہننے کو تمہارے پاس ایک ہی جوڑا ہے جو رات کو دھوکر تم صبح پہنکر دفتر چلے جاتے ہو۔ اور کسی کو خیال ہی نہیں آتا۔ کہ تمہارے پاس کپڑے نہیں۔ بھوک سے تمہاری جان نکل رہی ہو۔ لیکن بازار میں تمہارا قدم پختہ پڑتا ہوتا کہ تمہارے فاقہ کا کسی کو شبہ تک نہ ہو۔ تمہاری چال ڈھال۔ طرز کلام، سیر تفریح، غرض کسی بھی حرکت سے تمہاری مفلسی کا اظہار نہ ہو۔ اور کسی کے مال کی طرف تمہاری نظر حرص سے نہ اٹھے اگر ایسا ہے تو پھر تم قرآن والے مسکین بنتے ہو۔ اور پھر اگر کوئی خدا کا بندہ بعد تلاش بسیار تمہیں ڈھونڈ نکالتا ہے اور ہدیۃً کوئی چیز تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔ تو تم اسے خوشی سے قبول کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے خدا کی طرف سے مہمان نوازی ہے۔

(بقیہ لیڈر ۲)

میں جتنی جلد ہوسکے جمہوری اصولوں کے مطابق حکومت قائم کی جائے۔ حالیہ انتخابات اصل مقصد کے حصول کیلئے محض بنیادی پتھر کا حکم رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بنیاد پختہ ہونی چاہیئے اور ہر قسم کے مشکوک عناصر سے پاک رکھی جانی چاہیئے۔ اس سے اگر ایک آدھ شخص کے انفرادی سیاسی حقوق پر جو دراصل خدمت ملک و قوم کے سوا کچھ بھی نہیں برا اثر پڑتا ہو تو اسکو عام اور عظیم ملکی فوائد کے پیش نظر نظرانداز بھی کیا جاسکتا ہے۔

درخواست دعا

محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ بیگم عظیم صاحب آدم جی جوٹ ملز (ڈھاکہ) آجکل ایک تشویشناک مرض میں مبتلا ہیں۔ اور ہولی فیملی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ [illegible]

خاکسار محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ ڈھاکہ

ادارۃ المصنّفین ربوہ کی شائع کردہ دو کتب پر

اخبار صدق جدید لکھنؤ کا تبصرہ

یہ ایک قیمتی خدمت ہے جس کیلئے ادارۃ المصنفین ربوہ شکرگذاری کا مستحق ہے

(۱) بدایۃ المقتصد مجلد ۴۰ + ۲۹۸ صفحہ قیمت درج نہیں۔ پتہ:- ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

فقیہ قاضی ابن رشد مالکی (۵۲۰-۵۹۵ھ / ۱۱۲۶-۱۱۹۸ء) کا شمار چھٹی صدی ہجری کے مشاہیر علماء میں ہے اور ان کی کتابوں میں سے بدایۃ المجتہد (دو جلدوں میں) ایک مرتبہ امتیاز رکھتی ہے۔ کتاب میں تمام فقہی عنوانات سے متعلق ابن رشد مختلف ائمہ فقہ (خصوصاً ائمہ اربعہ) کی رائیں اور اقوال دیتے اور خود بھی جا بجا محاکمہ کرتے چلے گئے ہیں۔ کتاب جتنی دقت نظر سے لکھی گئی ہے اتنی ہی اس کی زبان بھی سلیس ہے۔ پیش نظر اردو کتاب۔ اسی مشہور عربی کتاب کی جلد دوم کے صرف ابتدائی پانچ بابوں۔ کتاب النکاح۔ کتاب الطلاق۔ کتاب الایلاء۔ کتاب الظہار۔ کتاب اللعان کا ترجمہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ سرورق پر اس کی کوئی صراحت موجود نہیں اور دھوکہ ہوتا ہے کہ شاید یہ ترجمہ پوری کتاب کا ہے جو حجم میں اس سے کئی گنی زائد ہے۔

ترجمہ صاف اور سلیس ہے اور امید کی جاتی ہے کہ صحیح بھی ہوگا (صحت کی ذمہ داری صرف اسی وقت لی جا سکتی ہے جب تبصرہ نگار اصل سے پورا مقابلہ کر کے دیکھ سکا ہو) کتاب کی دقیق اور فلسفیانہ بحثیں مترجم نے بقول خود عمداً ترک کر دی ہیں۔

مترجم نے ترجمہ کے علاوہ حاشیے بھی اپنی طرف سے بڑی تعداد میں دئیے ہیں جن سے توضیح مطالب میں بڑی مدد مل جاتی ہے اور شروع میں ۲۵ صفحہ سے زائد کا ایک مفصل پیش لفظ خود ابن رشد اور فقہ اور فقہاء پر دیا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ مترجم کا نام کہیں بھی درج نہیں شروع میں فہرست مضامین بھی اچھی ہے۔ پیش لفظ ہی کی بعض عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کی یہ صرف پہلی جلد ہے اور شاید ایک آدھ جلد ابھی اور شائع ہو۔ اس کی پوری تصریح سرورق اور دیباچہ میں ضروری تھی۔ کتاب اپنے مرتبہ اور دینی نافعیت کے لحاظ سے اس کی مستحق ہے کہ اردو میں پوری منتقل کر کے لائی جائے۔

(۲) المسند للامام احمد بن محمد بن حنبلؒ (عربی) الجزء الاوّل ۱۶ + ۲۲۲ صفحہ مجلد۔ قیمت ۸/-۔ پتہ:- ادارۃ المصنفین ربوہ۔ ضلع جھنگ (پاکستان)

امام احمد حنبلؒ البغدادی (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ) کی مسند حدیث نبویؐ کی ضخیم ترین ہی نہیں بلکہ مشہور و مقبول ترین کتابوں میں سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ چالیس ہزار حدیثوں کی جامع ہے۔ کتاب پڑھے لکھوں کے سامنے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لیکن چونکہ اس کی ترتیب موضوع وار نہیں بلکہ روایت کرنے والے صحابیوں کے نام کے حساب سے ہے۔ اس لئے کسی خاص مضمون کی حدیث اس میں تلاش کرنا بڑے جگرے کا کام ہمیشہ رہا ہے۔ اور طلبۂ فن کی یہ آرزو صدیوں سے چلی آ رہی تھی کہ کاش کوئی صاحب ہمت اس ضخیم و بیش بہا مجموعہ کو مضمون کے اعتبار سے از سر نو مرتب کر کے انہیں ابواب میں تقسیم کر دے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ ہیں۔

بڑی خوشی اور دلی مسرّت کا مقام ہے کہ یہ سعادت ادارۃ المصنفین ربوہ کے حصہ میں آئی اور اس نے اسی جدید ترتیب کے ساتھ اس قدیم و ضخیم مجموعہ کو شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ پیش نظر اس کی صرف جلد اوّل ہے۔ یہ حسب ذیل بابوں پر شامل ہے:۔

(۱) کتاب ذات اللہ تعالیٰ و صفاتہ (۱۵ ابواب فی ذات اللہ۔ ۳۲ ابواب فی صفات اللہ)

(۲) کتاب بدء الخلق (۳) کتاب القدر (۴) کتاب الملائکہ۔ (۵) کتاب الوحی و الرؤیا (۱۸ ابواب الوحی ۳۳ ابواب الرؤیا۔ والمنامات و مکاشفہ) (۶) کتاب الانبیاء۔

کلمۃ الادارۃ کے زیر عنوان جو سات صفحہ کا عربی پیش لفظ ہے۔ اس کے اور مفصل فہرست مضامین کے علاوہ آخر میں مسند کے سابق ایڈیشن کے حوالے موجود ہیں۔ ہر صفحہ کے نیچے حاشیے خاص طور پر قیمتی ہیں۔ ان میں نہ صرف ہر حدیث کے ضعف و صحت کی تصریح ہے بلکہ ان حدیثوں کی تخریج بخاری و مسلم وغیرہ صحاح کی دوسری کتابوں سے درج ہے اور یہ تصریح بھی کہ کون کون سی روایتیں خود امام احمد کی ہیں اور کون سی آپ کے صاحبزادے ابوعبدالرحمٰن یا ان کے شاگرد ابوبکر القطیعی کی شامل کی ہوئی — یہ ترتیب و تبویب جدید یوں بھی کچھ کم قابل قدر نہ تھی۔ اور ان معلومات کے اضافہ نے تو اس خدمت کو اور زیادہ قیمتی بنا دیا ہے۔ ادارہ اس [2] دینی خدمت پر سارے طلبۂ حدیث کی طرف سے شکرگذاری کا مستحق ہے۔

ایک خوشی اس کی بھی ہے کہ یہ بدنام فرقہ احمدیہ اپنی تنگ و محدود "فرقہ داریت" سے نکل کر عام اسلامی و دینی خدمات کی طرف قدم بڑھانے لگا ہے[1]۔ چنانچہ "بدایۃ المجتہد" کا ترجمہ اور "مسند امام احمدؒ" کی ترتیب و تہذیب یہ دونوں خدمتیں اسی قبیل سے ہیں۔

(صدق جدید ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء)

[1] عام اسلامی اور دینی خدمت تو شروع ہی سے جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیت رہی ہے چنانچہ پہلے بھی متعدد اسلامی علمی کتب کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔

جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا کا تیسرا

کامیاب سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ چک منگلا کا تیسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۹/۹/۵۹ء کو شروع ہو کر مورخہ ۲۰/۹/۵۹ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ جامع مسجد احمدیہ میں ہوا۔ مسجد اور صحن اور گراؤنڈ شامیانوں۔ جھنڈیوں اور قناتوں سے سجا ہوا تھا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تقریباً آٹھ صد احباب باہر سے تشریف لائے تھے۔ جن میں جھنگ گھیانہ۔ چنڈ۔ سرگودھا چک ۹۸/۹۹ شمالی اور ربوہ کے دوست بھی شامل تھے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام مقامی جماعت نے عمدہ طور پر رکھا تھا۔

جلسہ کے چار اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس مورخہ ۹/۹/۵۹ء ۹ بجے شب پہلا اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت مولانا احمد خاں صاحب نسیم انچارج مقامی اصلاح وارشاد نے کی۔ اس اجلاس میں اولاً مولوی عبدالغفور صاحب فاضل نے شان محمدؐ پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر فرمائی۔ آخری تقریر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے فرمائی ہے۔

(۲) اجلاس دوم:- مورخہ ۲۰/۹ بوقت آٹھ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اولاً جامعہ احمدیہ ربوہ کے چند طلباء نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے تقریر کی اور اس کے بعد پروفیسر مولوی غلام باری صاحب سیف نے تقریر فرمائی۔ بعد ازاں صدر جلسہ مولوی احمد خان صاحب نے تقریر فرمائی اور اجلاس ۱۲ بجے دوپہر برخواست ہوا۔

۳- اجلاس سوم:- ۳ بجے بعد از ظہر و عصر شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔ اس اجلاس میں محترم سید محمود احمد صاحب نے دلنشین پیرایہ میں روحانیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے ثابت کیا کہ اس زمانہ میں تعلق باللہ اور غلبۂ اسلام وحدت۔ اتفاق اور تنظیم پر منحصر ہے۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے اپنے مخصوص انداز میں ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ جسے سامعین نے گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے بے شمار نشانات ظاہر فرمائے۔ رحمت کے نشانوں میں سے ایک نشان عظیم جماعت احمدیہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جماعت عطا فرمائی جو عشق اور صدق اور جذبہ سے سرشار ہو کر اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ ہم لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے زندہ نشان ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسی پاک زندگی عطا فرمائی ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ ہماری اسلامی زندگی دلیل ہے اس بات کی کہ جس پاک انسان نے ہمارے اندر یہ روح پیدا کی وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ تھا۔ اس مضمون کو صاحبزادہ صاحب نے بڑے مبسوط طور پر بیان کیا اور دعا فرمائی اور اجلاس ۵ بجے برخواست ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو آپ نے جماعت چک منگلا کو ان کے جلسہ سالانہ پر ان کو رقم فرمایا۔

اجلاس چہارم ۹ بجے شام شروع ہوا۔ اولاً مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تقریر فرمائی اور دلپسپی روانی سے خطاب کیا کہ کیا احمدی دوست اور کیا غیر از جماعت دوست عش عش کرتے رہے۔ آخری تقریر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے فرمائی۔ گیارہ بجے رات جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ختم ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

(میر رفیع احمد انچارج جلسہ چک منگلا)

اذکروا موتٰکم بالخیر

از مکرم محمد علی خاں صاحب اشرف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چنیوٹ

حضرت منشی اروڑے خانصاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور خاص صحابہ میں سے تھے۔

غالباً ۱۹۱۰ء کا واقعہ ہے کہ اس زمانہ میں جس کو نصف صدی گذر رہی ہے۔ ہوشیار پور جالندھر۔ ریاست کپور تھلہ اور کانگڑہ فیروزپور وغیرہ اضلاع میں بہت کم لوگوں نے ابھی احمدیت قبول کی تھی اور کہیں کہیں احمدی دکھائی دیتا تھا۔ بفضل اللہ مجھے ۱۹۰۳ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ اور میں محکمہ تعلیم میں ملازم تھا۔ اور ان دنوں میں گورنمنٹ ہائی سکول صوبہ سرحد میں بطور انگلش ٹیچر کام کرتا تھا۔ اور تعطیلات موسم گرما میں اپنے وطن موضع بیرم پور خیالہ بلندہ میں آیا جو تحصیل پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ سے قریباً ڈھائی تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارا گاؤں سرکار انگریزی کا علاقہ تھا۔ میں نے گاؤں میں آکر سنا کہ پھگواڑہ کا تحصیلدار احمدی ہے۔ جسے سنتے ہی میرے دل کے گوشہ گوشہ میں اس سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ میں ان دنوں انگریزی لباس پہنا کرتا تھا۔ اگلے دن علی الصبح ہی چھڑی ہاتھ میں لے کر تحصیل پھگواڑہ چلا گیا تحصیل و تھانہ خالی معلوم ہوتا تھا۔ سوائے ایک بوڑھے انسان کے۔ جس نے محض گھٹنوں تک کوئی دو گز کا ایک سیاہ رنگ کا کپڑا پہنا ہوا تھا۔ اور سر پاؤں سے ننگا۔ گلے میں کرتہ وغیرہ ندارد اپنی دو بکریوں کو تحصیل کی فصیل کے ساتھ کی جھاڑیوں اور گھاس میں چرا رہا تھا۔ میں نے اسے معمولی گنوار ساتر دور سمجھ کر سوال کیا۔ کیوں بھئی تحصیلدار صاحب یہاں ہی ہیں یا باہر دورہ پر۔

اس نے کہا یہاں ہی ہیں۔ کیوں کیا کام ہے؟ میں نے کہا۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ دو چار دفعہ کے سوال و جواب کے بعد میں ایک بنچ پر بیٹھ گیا اور وہ اپنی بکریاں چراتا رہا۔

کوئی آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد میں نے پھر اٹھ کر اس کے پاس جا کر سوال کیا کہ بھئی مجھے بتا تو دو کہ تحصیلدار صاحب یہاں ہی ہیں یا باہر۔ اس نے پھر یہی کہا بھئی آپ اپنا کام بتلا دیں۔ طبیعت میں بے حد غصہ پیدا ہو گیا کہ یہ کیسا شخص ہے جو بار بار کام پوچھتا ہے

میں نے کہا بھئی مجھے کام کچھ نہیں نہ میرا کوئی مقدمہ ہے نہ میں ریاستی باشندہ ہوں۔ میں سرکاری ملحقہ علاقہ میں رہتا ہوں سکول ماسٹر ہوں۔ صرف ان سے ملاقات کا شوق تھا۔ میرا۔ ان کا کچھ روحانی تعلق ہے اور بس۔ اللہ۔ اللہ۔ وہ شخص فوراً بھانپ گیا کہ میں احمدی ہوں۔ اس نے بکریاں وہیں چھوڑ دیں۔ اور مجھے نہایت پیار و تعظیم سے اٹھا کر اپنی کوٹھڑی میں لے گیا۔ ایک کرسی پر بٹھلایا۔ پھر پوچھا۔ بھئی کیا آپ حقہ پیتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ بھئی حقہ تو ضرور پیتا ہوں۔ مگر آپ تکلیف نہ کریں اس نے حقہ تازہ کر آگ بنا۔ چلم بھر میرے آگے رکھدیا۔ اور آپ میری کرسی کے پاس خالی زمین پر بیٹھ گیا۔ اور چولھے پر چائے رکھدی۔ چائے تیار ہونے پر ایک پیالی میرے آگے رکھکر اندر سے ایک بڑا سا گھڑا اٹھا لائے۔ جس پر چپنی کی بجائے کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تاکہ چیونٹیاں وغیرہ اندر نہ جائیں اس میں سے مٹھائی کی تھالی بھر کر میرے آگے تپائی پر رکھدی۔ کہ شوق فرمائیں۔ میں انکار پر انکار کرتا گیا۔ مگر وہ کھانے کے لئے اصرار پر اصرار کرتے گئے۔ خیر میں نے دل میں خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے یہ شخص تحصیلدار صاحب کا خانساماں و باورچی ہے ان کو انہوں نے تاکید کی ہوئی ہو گی کہ میرے مہمانوں کی تعظیم و خاطر مدارت کا خاص خیال رکھے۔ میں چائے پینے میں مشغول ہو گیا اور وہ شخص زمین پر میری کرسی کے پاس بیٹھا ہا چائے کے لئے میرے سامنے اپنی ایک بکری لا کر اس کا دودھ دوہا اور چائے میں ڈالا یعنی ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کو فخر سمجھا بہرحال میں نے یہی سمجھا کہ یہ تحصیلدار صاحب کا باورچی یا بہرہ ہے۔ اتنے میں کافی وقت ہو گیا۔ مجھے اس نے پھر حقہ بھر کر دیدیا۔ اور آپ اٹھ کر باہر صحن میں چلا گیا۔ مگر اسی طرح ننگے دھڑنگے جسم۔ اتنے میں میرے پاس ایک اور شخص حقہ پینے لگ گیا۔ میں نے اس سے بھی وہی سوال کیا کہ بھئی صبح سے یہاں تحصیلدار صاحب کو ملنے کے لئے بیٹھا ہوں خدا جانے وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ یہ ان کا باورچی بھی ٹھیک پتہ نہیں بتاتا۔ وہ شخص حیرانی سے میری طرف دیکھنے لگ گیا۔ اور کہنے لگا۔ تمہیں اتنا معلوم نہیں کہ یہی وہ تحصیلدار صاحب ہیں۔ جو آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ کو چائے پلا رہے تھے۔ میں نے اسے گھورا اور جھوٹا سمجھا۔ اور کہا نہیں وہ خانساماں یا باورچی ہے۔ تحصیلدار تو بڑی شان والے ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے کرسی سے اٹھایا اور میرا بازو پکڑ کر صحن کی کوٹھڑی میں کھڑے ہو کر بتایا کہ وہ مقدمہ سن رہے ہیں۔ اور مدعی مدعا علیہ وکیل آگے کھڑے ہیں۔ تحصیلدار صاحب اسی طرح ننگے دھڑنگے جسم کچہری کر رہے ہیں۔ جن کو دیکھ کر میرے سر پر سے تو گویا پانی پھر گیا۔

اللہ۔ اللہ ملنے کا مالک اور یہ درویشی حالت۔ یہ کوئی ولی اللہ مجذوب ہے۔ جس نے اپنے نفس کو مار دیا ہے ——— یہ خدا کا خاص بندہ معلوم ہوتا ہے۔ میں ان کی یہ حالت دیکھکر بے حد شرمندہ ہوا کہ میں اسکو چپڑاسی۔ چوکیدار اور خانساماں باورچی وغیرہ سمجھتا رہا ہوں۔

اب میں وہاں سے دوڑنا چاہتا تھا کہ اس شخص نے اپنی اصلیت مجھ پر ظاہر نہ ہونے دی۔ اور مغالطہ میں رکھا۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ مجھے اب واپس جانے کی اجازت بخشی جائے۔ مگر ان کی طرف سے یہی جواب رہا کہ آپ نہیں جا سکتے۔ فرماتے اور یہی۔ کہ آمدن بارادت رفتن باجازت میری اجازت کے بغیر آپ نہیں جا سکتے اور آج رات میرے پاس ٹھہرنا پڑے گا۔ رات کو آپس میں باتیں کریں گے۔ میں نے لاکھ جتن کئے کہ کسی طرح یہاں سے چلا جاؤں مگر نہ جا سکا۔

دوپہر کے وقت اور رات کے وقت اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے مجھے اپنے ساتھ کھلایا۔ دو تین ہندوؤں کے یتیم بچے آپ کے پاس آگئے۔ ان سے بہت پیار کرتے۔ ان کو مٹھائی دیتے اور مجھے فرماتے ہمارے آقا کا حکم ہے۔ جن کے ماں باپ نہ ہوں ان کے ماں باپ تم بن جاؤ یہ میرے بچے ہیں میں ان کا باپ ہوں۔ میں نے کہا یہ ہندو ہیں۔ ان کے لواحقین بُرا نہ مناتے ہوں کہ ہمارے بچوں کو آپ مسلمان نہ بنا لیں۔ فرمایا بچے تو پہلے ہی معصوم ہونے کی وجہ سے مسلمان ہیں۔ جو ازلی ابدی معصوم ہوا سے قدرت نے پہلے ہی مسلمان بنا چھوڑا ہے ہم کیا بنائیں گے الغرض رات کو جب بستروں پر لیٹ گئے۔ تو پھر میری ٹانگیں دبانے لگ گئے۔ میں شرمندہ ہو رہا تھا۔ بار بار عرض کرتا کہ آپ تحصیلدار صاحب ہیں۔ میں معمولی سا انسان۔ مگر آپ نہ مانے۔ صبح نمازیں وغیرہ پڑھ کر پھر چائے وغیرہ تیار کر کے پلائی۔ اور بڑی مشکل سے مجھے واپس جانے کی اجازت دی مگر پھر اپنی گھوڑی پر بٹھا کر کوئی دو میل کے قریب میرے ساتھ پیدل چلتے رہے۔ پھر کہیں جا کر اجازت دی اس کے بعد میں ان کی اس حالت کا نقشہ کھینچکر دکھاتا ہوں کہ حقیقت اللہ تعالیٰ نے بلا [illegible]

سے فارغ ہو کر قادیان میں بیٹھکر باقیماندہ زندگی کے دن کس طرح گزارے۔

غالباً ۱۹۱۲-۱۳ء کا واقعہ ہے کہ میں دفتر اخبار بدر میں جائنٹ ایڈیٹر و مینیجر اخبار تھا۔ اور ساتھ ہی ایک کوٹھڑی میں حضرت منشی صاحب موصوف رہا کرتے تھے۔ وہ نقشہ بھی عجیب تھا۔ یار کے دروازے کے سامنے دھونی رمائی ہوتی تھی۔ زمین پر بیٹھے رہتے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر خیر فرماتے تو حضور انور کو میرا معشوق کے الفاظ سے یاد کرتے۔ اور میٹھی میٹھی باتیں کر کے اگلے شخص کو اپنا عاشق بنا لیتے۔ فرماتے کہ جب میری ماہوار تنخواہ سو روپیہ تھی تو میں پچانوے روپے اپنے معشوق کی خدمت میں ہر ماہ پیش کر دیتا۔ اور اپنے لئے صرف پانچ روپے رکھ لیتا اور انہی میں گزران کرتا۔ اب میری پنشن -/۵۰ روپے ہے -/۴۵ روپے حضرت ام المومنین رضی اللہ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں اور وہی پانچ روپے اپنے لئے رکھتا ہوں یہ کوٹھڑی حضرت ام المومنین نے مجھے رہنے کے لئے بخشی ہوئی ہے۔ گویا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عشق میں ہر آن مخمور نظر آتے۔ مجھے ان کی زندگی میں بارہا ان کو ملنے کے مواقع پیش آتے رہے۔ ہمیشہ ان کو ہموار سطح پر صفائی قلب کے ساتھ عشق محبوب میں غرقاب پایا۔ دنیا کی کوئی بات ان کے سامنے ان کے اس عشق کے راستے میں حائل نہ ہو سکتی تھی۔ اللہ اللہ مجھے وہ وقت بھی یاد ہے۔ جب میرے سامنے آپ کی حالت نزاع کا وقوعہ پیش آیا۔ آپ اس وقت اللہ میاں سے باتیں کرتے معلوم ہوتے تھے اور میرے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاس ایک کرسی پر متمکن تھے۔ اور اپنے عاشق کو بہ نظر پیار دعا تک رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین

درخواست دعا

میری لڑکی امتہ الکریم بہت عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمادے۔

خواجہ عبدالرحمان ضیاء الاسلام پریس

—— ربوہ ——

ربوہ کی نواحی جماعتوں کی تربیت کے لئے رضاکاروں کی ضرورت

ضلع سرگودھا - لائلپور - ضلع جھنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کی تعداد خاصی ہے - لیکن تربیت نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک نقص پیدا ہو رہے ہیں اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ربوہ کے دوست سالانہ دو ہفتہ بطور رضاکار وقت وقف کریں - اندازہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں ایک ہفتہ سالانہ رضاکار مربی قیام کرے اور جماعت کی تعلیم و تربیت کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ نقائص دور ہو جائیں گے - پہلے خیال تھا کہ ایک ماہ سالانہ وقت لیا جائے - لیکن بعد میں رضاکاران کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ دن کر دئیے ہیں - فوری طور پر ایک درجن دوست کافی ہوں گے -
ربوہ کے جو دوست اس قسم کے وقف میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام بمعہ مقررہ وقت وقف دفتر اصلاح و ارشاد مقامی میں اطلاع دیں - رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا -

ناظر اصلاح و ارشاد

رلیو کے میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲/۹/۵۹ء جماعت احمدیہ رلیو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی - تلاوت قرآن پاک خاکسار نے کی - ازاں بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے تقریباً نصف گھنٹہ تک حاضرین کو خطاب فرمایا - آپ نے وقف جدید کے نظام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف جدید کی غرض و غایت یہ ہے کہ تمام پاکستان میں مسلمانوں کے سامنے صحیح اسلامی تعلیمات کو پیش کیا جائے اور ملک کے علمی معیار کو بڑھانے میں لوگوں کی مدد کی جائے -
ازاں بعد خاکسار نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی - خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی غرض و غایت - جماعت کی بیرونی ممالک میں خدمت اسلام اور مشنوں کے قیام اور احمدی مبلغین کی ان تھک مساعی کو بیان کیا - سامعین نے نہایت توجہ اور پوری دلچسپی سے جلسہ کو سنا - گاؤں کی اکثر آبادی مستورات اور مردوں نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی - خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ کا بہت اچھا اثر رہا - الحمد للہ علیٰ ذالک

(بشیر احمد مربی ضلع سیالکوٹ)

ملک اقبال احمد صاحب ایاز کی وفات

میرے بھائی مکرم ملک اقبال احمد خالد صاحب ایاز واقف زندگی مورخہ ۱۰ ستمبر ۵۹ء صبح چار بجے ایک لمبی بیماری کے بعد موضع جاکے ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم کا جنازہ بذریعہ ٹرک ان کے بڑے بھائی محترم افتخار احمد صاحب ربوہ لائے - مورخہ ۱۱ ستمبر صبح آٹھ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے کثیر مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا - مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا - تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نے دعا فرمائی -
مرحوم موصی تھے اور واقف زندگی بھی - نوجوانی کی عمر میں یعنی ۲۸ سال کی عمر میں وفات پائی - بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے - نہایت شریف - کم گو اور مخلص احمدی تھے -
مرحوم نے چار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ دے - اور مرحوم کے بچوں اور بیوی کا خود حافظ و ناصر ہو - آمین -

(شیخ نور الحق - دفتر ایم - اے بی سنڈیکیٹ - ربوہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کا انتخاب

زعماء - زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کر کے مرکز کو ان کے اسماء گرامی سے جلد مطلع فرمائیں - بیس یا ان سے کم اراکین ایک نمائندہ بھجوا سکتے ہیں - زعماء و زعماء اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے -

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۴) میرا لڑکا بشیر احمد اور لڑکی امۃ الحی چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں - دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے -

(حلیمہ بیگم دارالصدر غربی ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بچے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں!

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر (بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا - اس اجتماع کا پروگرام ایسے طور پر مرتب ہو رہا ہے کہ وہ بچوں کی دینی اور علمی تربیت کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ہو - اور ساتھ ہی ان کے لئے دلچسپ اور پر لطف بھی ہو - چنانچہ دینی علمی اور ذہنی مقابلہ جات کے علاوہ مختلف کھیلوں کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے - بچے یہ ایام اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے خیموں میں گذاریں گے - کھانے کا انتظام بھی وہیں ہوگا - انشاء اللہ
پروگرام کی تفصیل عنقریب شائع کر دی جائے گی - احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو اس اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں - قائدین - زعماء اور مربی صاحبان کو چاہئیے کہ جلد سے جلد اطلاع دیں کہ ان کے ہاں سے کتنے بچے اجتماع میں شریک ہوں گے -

(مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اپنی خصوصیات کے ساتھ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا - انشاء اللہ

یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے - جس میں شریک ہونیوالے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں - اس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئیے -

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار - سالانہ اجتماع - تعمیری فنڈ - اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں - ان کی شرح اس قدر قلیل رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی بھی رکن کے لئے بار نہیں ہو سکتی - چندہ ماہوار آمد پر ۱/۲ پائی فی روپیہ - چندہ سالانہ اجتماع صرف ۱۲ اور چندہ تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے -
چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے - پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئیے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار کی رقم پوری کرنی ہے - اور اسی کے مطابق چندہ دے کر عنداللہ ماجور ہونا چاہئیے - جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری صحت کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت عطا کرے - آمین

(خورشید احمد چک ۶۱ ج ب ضلع لائلپور)

(۲) مکرم راجہ فضل داد صاحب رئیس پنڈوال ضلع جہلم راولپنڈی ہسپتال میں بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے -

(فتح محمد وکالت زراعت تحریک جدید - ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۵۶:- میں رضیہ نسیم زوجہ شیخ محمد شریف قوم شیخ ق (؟) لونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی حال کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ر اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے

۲- زیورات طلائی وزن ۱۵ تولہ قیمتی -/۱۹۰۰

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط مورخہ ۴ر اگست

الامۃ:- رضیہ نسیم بقلم خود

گواہ شد:- شیخ محمد شریف بقلم خود خاوند موصیہ کوارٹر نمبر ۲ آرڈیننس روڈ راولپنڈی حال کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم جماعت کراچی

نمبر ۱۵۴۵۷:- میں عبدالقدیر شاہد ولد مولا بخش صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۲۴ روپے ماہوار الاؤنس -/۳۰ روپے ماہوار (دوران قیام سندھ) بطور خاص الاؤنس ہے اور ایک من گندم ماہوار میں اپنی ماہوار آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں جس کی ادائیگی میں باقاعدہ کرتا رہوں گا اس کے علاوہ اپنی زندگی میں میں جو بھی جائیداد پیدا کروں اور جو جائیداد میری موت کے بعد میرے متروکہ کے طور پر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

العبد:- عبدالقدیر شاہد واقف زندگی حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول محمد آباد ضلع تھرپارکر

گواہ شد:- محمد حسین موصی ۱۴۲۵۹ وائس پریذیڈنٹ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:- محمد صادق موصی ۱۰۸۲۹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کریم نگر فارم ٹاہلی۔

نمبر ۱۵۴۵۸:- میں عبدالکریم ولد چوہدری عبدالعزیز قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ کوئی نہیں ہے میری آمد ماہوار مبلغ اسّی (۸۰/-) روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف عبدالکریم ولد چوہدری عبدالعزیز ساکن کوٹ کوڑا ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ حال مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی

العبد:- عبدالکریم احمدی

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی ۱/۸/۵۹

گواہ شد:- مبارک احمد ایم ایس سی قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی ۱/۸/۵۹

نمبر ۱۵۴۵۹:- میں ملک راج ولی ولد ملک دراز خان قوم اعوان پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے منقولہ کوئی نہیں۔ اراضی زرعی بارانی تین بیگھ واقعہ موضع دوالمیال ضلع جہلم میں ہے اس کی قیمت مبلغ چوبیس صد روپیہ ہے ایک عدد مکان رہائشی پختہ دوالمیال میں قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ کل میزان مبلغ -/۳۶۰۰ روپیہ ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری آمد ماہوار بذریعہ گورنمنٹ پنشن -/۱۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اس کے بعد کوئی اور جائیداد و آمد کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط

العبد:- ملک راج ولی ولد دراز خان صاحب

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:- قاضی عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع [illegible] ۱۳/۸/۵۹

نمبر ۱۵۴۶۰ میں صادقہ ثریا بیگم زوجہ محمد صادق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فارم ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ہار ایک عدد وزنی سونے دو تولہ (۲) کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ (۳) بالیاں ایک جوڑی وزنی ½ تولہ (۴) انگوٹھیاں تین عدد وزنی نصف تولہ کل وزن چار تولے قیمت چار صد روپیہ اور ایک سنگر مشین مالیتی چار صد روپیہ۔ اور میرا حق مہر بذمہ خاوند -/۶۰۰ روپے ہے۔ کل رقم -/۱۴۰۰ روپے کی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مزید جائیداد پیدا کروں گی تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ صادقہ ثریا بیگم

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کریم نگر فارم)

محمد صادق خاوند موصیہ اکاؤنٹنٹ کریم نگر فارم ٹاہلی موصی ۱۰۸۲۹

گواہ شد مشتاق احمد ولد چوہدری عبدالمالک صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کریم نگر فارم موصی ۱۴۴۳۲

اعانت الفضل ربوہ

مندرجہ ذیل احباب نے مستحق احباب کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے الفضل کی اعانت فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء

			روپے
(۱)	مکرم حکیم محمد لطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حافظ آباد	(خطبہ نمبر)	۵-۰۰
(۲)	مکرم چوہدری عبدالستار صاحب حافظ آباد	(خطبہ نمبر)	۵-۰۰
(۳)	مکرم عبدالکریم صاحب ڈار سیالکوٹ	(روزانہ پرچہ)	۲۴-۰۰
(۴)	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ	(روزانہ پرچہ)	۲۴-۰۰
(۵)	مکرم ناصر پال صاحب سیالکوٹ	(خطبہ نمبر دو عدد)	۱۰-۰۰
(۶)	محترمہ حضرت راشدہ صاحبہ سیالکوٹ	(خطبہ نمبر دو عدد)	۱۰-۰۰

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب بھٹی ولد مولوی ہدایت اللہ صاحب ساکن بہادر نگر کا نکاح مسماۃ نذیر النساء بنت حافظ مخدوم حسین صاحب آف دومیل کیمبلپور کے ہمراہ بعوض حق مہر بصورت زیورات ۱۲ تولہ قیمتی ایک ہزار روپیہ مکرم حافظ عطاء الحق صاحب آڈیٹر ملٹری اکاؤنٹس نے مورخہ ۱۱/۹/۵۹ بروز جمعۃ المبارک دومیل میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ (ملک غلام نبی آف کیمبلپور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسارہ کو بچی عطا فرمائی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی عمر دراز کرے اور خادمہ دین بنائے۔ (نفیسہ بیگم جسونت بلڈنگ لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب گذشتہ ایک سال سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ گنگا رام ہسپتال میں ان کے گلے کا اپریشن بھی ہو چکا ہے۔ پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک لطیف احمد سرور زرعی کالج لائلپور)

(۲) خاکسار کی اہلیہ اور بڑا لڑکا لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز خاکسار خود بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں مولا کریم میری حالت پر رحم فرمائے۔

(محمد سعید اللہ منہاس ربوہ)

(۴) میری والدہ صاحبہ دس سال سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت دے۔

(بشیر احمد ملازم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ)

(۵) میرا لڑکا بخارضہ بخار بیمار ہے احباب کرام کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خواجہ رحمت ربوہ)

(۶) کئی دنوں سے مجھے بخار آرہا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد لطیف انور دارالرحمت وسطی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۶ ستمبر

یکم اکتوبر سے ڈاک کی نئی شرح کا اعلان کر دیا گیا

رجسٹری لفافہ کی قیمت چھ آنے کی بجائے ساڑھے نو آنے ہوگی

کراچی ۲۵ ستمبر:۔ سرکاری اعلان کے مطابق یکم اکتوبر سے ملک کے اندرونی حصوں تک محدود رہنے والی ڈاک کے نظر ثانی شدہ نرخوں اور فیسوں کی شرح حسب ذیل ہو گی۔

خطوط:۔ ا۔ ایسا خط جس کا وزن ایک تولے سے زیادہ نہ ہو ــــ دو آنے۔

ب: اس سے زیادہ ہر تولے یا اس کے کسی حصے کے لئے ــــ دو آنے

پوسٹ کارڈ:۔ ا۔ ملک کے ایک حصے سے دوسرے میں جانے والا پوسٹ کارڈ۔ ایک آنہ

ب۔ ٹرینوں اور موٹروں کے ذریعے بھیجے جانے والا پوسٹ کارڈ (جو صوبائی حدود کے اندر رہے گا) تین پیسے۔

ج۔ ایک صوبے سے دوسرے صوبے کو جانے والے جوابی پوسٹ کارڈ اور جوابی ایئرمیل پوسٹ کارڈ دو آنے۔

د۔ کسی ایک صوبے تک محدود رہنے والے لیکن ٹرینوں یا موٹروں کے ذریعے بھیجے جانے والے جوابی پوسٹ کارڈ۔ ڈیڑھ آنہ

ہوائی ڈاک:۔ کتابیں۔ نمونے۔ پیکٹ اندھوں کے لئے لٹریچر اور رجسٹرڈ اخبارات بھی حسب ذیل شرائط کے تحت ایئرمیل کے لئے وصول کئے جائیں گے۔

کتابیں نمونے۔ سیمپلوں کے پیکٹ اور اندھوں کے لٹریچر کے پیکٹ۔

(۱) پاکستان کے ہر صوبے کی حدود کے اندر اس کے لئے اس شرح ٹکٹ کے علاوہ جو ریل گاڑی یا موٹر کے ذریعے جانے والی ڈاک کے لئے لگایا جاتا ہے ہر تولہ وزن یا اس کے کسی حصے کے لئے ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ ایئرمیل کے لئے بھی لگانا پڑے گا۔

(۲) ایک صوبے سے دوسرے صوبے کو جانے والے ایک تولے کی حد سے نہ بڑھنے والے وزن کے لئے ــ ایک آنہ۔ اس سے زیادہ ہر تولہ وزن یا اس کے کسی حصے کے لئے۔ ایک آنہ

ب۔ رجسٹرڈ اخبارات:۔ (۱) جو اخبارات ایک صوبے کی حدود سے باہر نہ جائیں۔ ان کے لئے سب سے پہلے وہ ٹکٹ لگانا پڑے گا۔ جو ریل گاڑی یا موٹر کے ذریعے بھیجے جانے والے اخبار پر لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایئرمیل کے لئے ہر تولہ یا اس کے کسی حصہ کے لئے ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ بھی لگانا ہوگا۔

(۲) ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانے والے اخبارات۔ اگر وزن پانچ تولے سے زائد نہ ہو۔ ایک آنہ۔ ہر پانچ تولہ وزن یا اس کے کسی حصے کے لئے ایک آنہ

رجسٹریشن فیس:۔ خطوط اور پارسلوں کی رجسٹریشن فیس چار آنے کے بجائے چھ آنے لی جائے گی۔

بیمہ فیس:۔ اس وقت ملک کے اندر بھیجے والے بیمے کی شرح تین سو روپے کے لئے آٹھ آنے مقرر ہے۔ اس کے بعد ہر زائد سو روپے یا اس کے کسی حصے کے لئے تین آنے مقرر ہے۔ موجودہ شرح کے مطابق تین ہزار روپے تک یہی شرح وصول کی جاتی ہے۔ نظر ثانی شدہ شرح کے مطابق ابتدائی تین سو روپے کے لئے وہی آٹھ آنے کی شرح مقرر ہے۔ لیکن اس کے بعد ہر سو زائد روپے یا اس کے کسی حصے کے لئے چار آنے زائد وصول کئے جائیں گے۔

رجسٹری لفافہ:۔ اس وقت رجسٹری لفافے کی قیمت چھ آنے وصول کی جاتی ہے۔ آئندہ رجسٹرڈ لفافے کی قیمت ساڑھے نو آنے وصول کی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ٹکٹ کیلئے دو آنے رجسٹری کی فیس کے لئے چھ آنے اور سٹیشنری کے لئے ڈیڑھ آنہ وصول کیا جائے گا۔ جو لفافے اس وقت تک فروخت ہو چکے ہیں انہیں بھی بکنگ کیلئے وصول کر لیا جائے گا بشرطیکہ اس پر تین آنے کا زائد ٹکٹ لگا دیا جائے۔

مارشل لاء کے مقدمات کے بارے میں جنرل بختیار رانا نے ہدایات جاری کر دیں

تمام مقدمات کی سماعت بلا تاخیر مکمل کرنے کا حکم

لاہور ۲۵ ستمبر "بی" زون کے ناظم مارشل لا لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے مارشل لا کے تحت مقدمات کے اندراج، تفتیش سماعت اور فیصلوں کے بارے میں تمام سب ایڈمنسٹریٹروں اور اسسٹنٹ سب ایڈمنسٹریٹروں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں تاکہ بدعنوانیوں کے انسداد سمگلنگ اور دوسری سماج دشمن سرگرمیوں کے قلع قمع کے لئے موثر کارروائی ہو سکے۔

سرکاری اعلان کے مطابق ناظم مارشل لا نے اس امر پر زور دیا ہے کہ سارے مقدموں کا فیصلہ تیزی کے ساتھ کیا جائے اور کسی حالت میں بھی انصاف کی راہ میں تاخیر نہ ہونے پائے۔ ناظم مارشل لا نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ سول پولیس کو صرف عام قانون کے تحت مقدمے رجسٹر کرنے کا کام سونپنا چاہیے اور اگر کسی ملزم کا چالان مارشل لا کے تحت کرنا مقصود ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی وساطت سے سب ایڈمنسٹریٹر یا متعلقہ اسسٹنٹ سب ایڈمنسٹریٹر سے قبل از وقت اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ اس قسم کی اجازت صرف ان معاملات میں حاصل کرنی چاہیے جہاں ملزم اتنے اثر و رسوخ کا حامل ہو کہ اس کا اثر و نفوذ انصاف کو متاثر کر سکے۔

ناظم مارشل لا کی آج کی ہدایات کے مطابق آئندہ پولیس کو مارشل لا ضوابط کے تحت کسی ملزم کا چالان کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ البتہ وہ مارشل لا ضوابط کی حسب ذیل قسم کی خلاف ورزیوں کے معاملات بغرض سماعت فوجی عدالتوں میں پیش کر سکیگی

(۱) مارشل لا کے ضابطہ ۲۶ کی خلاف ورزی اس ضابطے کا تعلق مغربی پاکستان کی زرعی اصلاحات سے ہے۔ (ب) سمگلنگ چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی (ج) حکومت کے خلاف سرگرمی۔ یا مارشل لا انتظامیہ کے خلاف سرگرمی (د) بدعنوانی یا رشوت کے مبینہ واقعات (ہ) مارشل لا ضابطوں یا آرڈروں کی زد میں آنے والے دوسرے جرائم جن کے بارے میں ناظم مارشل لا وقتاً فوقتاً یہ ہدایت کریں کہ وہ فوجی عدالتوں کے لئے مخصوص رہیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی محمودہ بیگم سخت بیمار ہے احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے بچی کو کامل صحت عطا فرمائے

(ملک عبدالرحمن دفتر بیت المال ربوہ)

(۲) چوہدری غلام دستگیر صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی لائلپور کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ چوہدری صاحب مکرم بڑے مخلص اور دینی کاموں میں دلچسپی لینے والے آدمی ہیں۔ اپنی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ لہذا احباب درد دل سے دعائے صحت کریں۔

(مولوی محمد اسمٰعیل دیالگڑھی نگران مربی ضلع شیخوپورہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۳ ستمبر کے صفحہ آٹھ پر ایسی کوٹر کمپنی لمیٹڈ دی مال لاہور کا جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے فیس -/-/۱۵ روپے شائع ہوئی ہے جو غلط ہے اصل میں یہ فیس -/-/۱۵۰ روپے ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

	شام					
	۷	۷	۱	۹	۶-۱۵	۵-۱۵
		۱۵	۶-۲۵	۸-۳۰	۱۲-۳۰	۶-۱۵